

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

نواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 27 فروری 2019ء بروز بده بہ طابق 21 جمادی الثانی 1440 ہجری۔

صفہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
03	تلادت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
04	دعائے مغفرت۔	2
04	چیئرمینوں کا پیشہ۔	3
04	رخصت کی درخواستیں۔	4
05	مشترکہ مدتی قرارداد منجاب: ارکین اسمبلی۔	5

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر-----میر عبدالقدوس بزنجو
 ڈپٹی اسپیکر-----سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب شمس الدین
 ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)-----جناب عبدالرحمن
 چیف رپورٹر-----جناب مقبول احمد شاہواني



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 27 فروری 2019ء بروز بده بمناسبت 21 جمادی الثانی 1440 ہجری، بوقت شام 05:00 بجکر 35 منٹ پر زیر صدارت سردار بربخان موسیٰ خیل، قائم مقام اپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَا يَحْسِنُ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا طِ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ هُوَ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا مَّا أُسْتَطَعْتُمْ
مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوُّ اللَّهِ وَعَدُوُّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ
لَا تَعْلَمُونَهُمْ حَالَهُ يَعْلَمُهُمْ طِ وَمَا تُفْقُدُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَيِّلِ اللَّهِ يُوفِّ
إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ هُوَ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ طِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۖ

﴿ پارہ نمبر ۱۰ سورۃ الانفال آیت نمبر ۵۹ تا ۶۱ ﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اور یہ نہ سمجھیں کافر لوگ کہ وہ بھاگ نکلے وہ ہرگز تھکا نہ سکیں گے ہم کو۔ اور تیار کرو اُنکی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کر سکو تو سوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اُس سے دھاک پڑھے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور دوسروں پر اُن کے سوا جن کو تم نہیں جانتے اللہ اُن کو جانتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں وہ پورا ملے گا تم کو اور تمہارا حق نہ رہ جائے گا۔ اور اگر وہ جھکیں صلح کی طرف تو تو بھی جھک اُسی طرف اور بھروسہ کر اللہ پر بیشک وہی ہے سُننے والا جانے والا۔

وَمَا عَلَمَنَا إِلَّا إِلَيْلَغُ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ سُمِ اللہ الرَّحْمَن الرَّحِیْم۔ صدیقی صاحب! میرے خیال میں کارروائی آگے لے جاتے ہیں، پھر zero hour میں آپ بات کر لیں۔

جناب عبدالواحد صدیقی: جناب اسپیکر! گزشتہ دنوں کراچی کے ایک ہوٹل میں بریانی کھانے سے خانوzenی سے تعلق رکھنے والے جن بچوں کی deaths ہوئی ہیں اور ان کی چھوپچھی کا انتقال ہوا ہے۔ یہ ایک انتہائی لخراش واقعہ ہوا ہے۔ گزارش ہے کہ ان کیلئے دعا یہ مغفرت کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی ضرور، مولوی صاحب! انکی مغفرت کیلئے دعا کریں۔

(مرحومین کی روح کے ایصال ثواب کے لیے دعا یہ مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام اسپیکر: میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت روائی اجلاس کیلئے حسب ذیل ارکین اسمبلی کو پہلی آف چیئرمین کے لیے نامزد کرتا ہوں۔

1۔ جناب دنیش کمار۔ 2۔ محترمہ ماہ جبین شیران۔

3۔ محترمہ شکلیل نوید نور قاضی۔ 4۔ جناب اصغر علی ترین۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب شمس الدین (سیکرٹری اسمبلی): سردار سرفراز چاکرڈوکی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ یہ دونوں ملک جانے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار عبد الرحمن کھیتان صاحب اپنے حلقة انتخاب کے دورے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: انجینئر زمرک خان اچھری صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر محمد عارف محمد حسنی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میرضیاء اللہ لانگو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار مسعود علی خان لوئی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب محمد اسلم خان ریسیسانی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب نصراللہ خان زیرے صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب اختر حسین لانگو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر یوسف عزیز زہری صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زینت صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جناب قائم مقام اپیکر: اراکین اسمبلی میں سے کوئی ایک معزز رکن مشترکہ مدتی قرارداد پیش کریں۔ جی جمالی صاحب۔ جی عبدالخالق ہزارہ صاحب۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ حکومت، ثقافت، سیاحت) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ ہرگاہ کہ یہ ایوان

جنگی جنون میں مبتلا بھارت کی جانب سے مورخہ 26 فروری 2019ء کورات کی تاریکی میں مظفر آباد اسپیکر میں بھارتی طیاروں کی جانب سے ڈر اندازی اور بزدلانہ حملہ کی پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس طرح کی بزدلانہ کارروائیاں ہمارے مکار دشمن ملک کا پُر انا وطیرہ ہیں۔ بھارتی طیاروں کی سرحدی خلاف ورزی پر پاکستانی شاہینوں نے فوری جوابی کارروائی کی۔ اور بھارتی طیاروں کو دم دبا کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ یہ ایوان بر وقت جوابی کارروائی کرنے پر افواج پاکستان کو زبردست خزان تحسین پیش کرتا ہے۔ ہمیں اپنی مسلح افواج کی دفاعی صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ وطن کی حفاظت کیلئے پوری قوم اُنکے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ نیز ایوان کی رائے ہے کہ بھارتی حکومت آئندہ انتخابات جیتنے کیلئے ہر قسم کا ناجائز حرਬ استعمال کر رہی ہے۔ جس کی ایک مثال پلوامہ واقعہ ہے۔ جس کی نہ صرف پاک افواج اور حکومت پاکستان بختنی سے تردید کر چکے ہیں بلکہ خود بھارتی مقندر حلقوں کی جانب سے اس واقعہ کو بھارتی حکومت کی اپنی کارستانی قرار دی جا رہی ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کے ان جارحانہ اقدامات پر عالمی برادری سے نوش لینے کیلئے اس معاملہ کو متعلقہ عالمی فورم پر اٹھایا جائے تاکہ بھارت کا مکروہ چیز بے نقاب کیا جائے۔ منظور ہے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: وہ پھر میں آپ کو وہ کروں گا، عبدالخالق صاحب۔ جی جان جمالی صاحب! آپ اس کی admissibility کی وضاحت فرمائیں۔ اور جو معزز اراکین اس مذمتی قرارداد پر speech کرنا چاہتے ہیں وہ اپنانام میرے پاس بھجوادیں۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر! مجھے اتنی اجازت آپ ضرور دیں admissibility کے ساتھ ساتھ تھوڑی حقیقتیں بھی ہیں۔ اس ایوان میں سب سے سینئر مجرم عمر کے حافظ سے سردار صاحب بھوتانی صاحب ہیں، اُسکے بعد نوابزادہ طارق خان مگسی پھر میں اور کچھ حقیقتیں ہم نے ایسی دیکھی ہیں جن کا ذکر میں نوجوانوں کے سامنے کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی جان جمالی صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی: نوجوانوں نے اس صوبے کو take over کرنا ہے۔ اور انہوں نے ہی حالات کو آگے چلانی ہیں۔ سیاست میں ریاضت منٹ تو نہیں ہوتی لیکن ہمیں out بھی ہونا ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ قرارداد اُس وقت بنائی گئی تھی جب آج کا واقعہ نہیں ہوا تھا۔ آج کے واقعہ کے بعد situation نے نیا رخ اختیار کیا ہے۔ 1947ء میں جب پاکستان بنتا ہے اُس وقت آپ کی پاکستان آرمی کی کمائڈ انگریز جزل کی ہوتی ہے، جس کو اُس وقت کمائڈ رانچیف کہتے تھے۔ ڈوگرا جو حکمران ہے اسٹیٹ آف کشمیر کا وہ اپنی شمولیت کا اعلان کرتا ہے، ہندوستان

کے ساتھ۔ جہاں اکثریت مسلمانوں کی اقلیت کی نمائندگی کرتا ہے اور وہ ہندوستان کے ساتھ اپنے آپ کو شامل کرتا ہے۔ جس سے رسمی شروع ہو جاتی ہے۔ اس طرح حیدر آباد کن کی بھی مثال ہے، وہاں اکثریت ہندوؤں کی تھی، مسلمان حکمران تھے۔ وہ اعلان کرتے ہیں پاکستان کے لیے وہاں ہندوستانی فوج آتی ہے اور قبضہ کر لیتی ہے۔ ادھر اونویت ہے۔ اُس وقت وہ حالات بھی نہیں تھے اور ہتھیار بھی پورے نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ اس وقت بر صغیر تقسیم ہوا تھا ہندوستان اور پاکستان میں اور آپ کی اکثر چھاؤنیاں ہندوستان میں رہ گئیں۔ اور آپ کا اسلحہ اور بارود بھی اُدھر رہ گیا۔ تو یہاں سے ایک لشکر اٹھتا ہے قبائلی علاقوں سے، وہ اپنی تحری ناٹ تھری رائلیں، 7mm رائلیں اٹھا کے افواج پاکستان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ تو اسیں کچھ علاقہ پاکستان کے ہاتھ آ جاتا ہے۔ جو موجودہ آزاد کشمیر ہے۔ گلگت بلتستان والے خود اعلان کرتے ہیں آپ کے ساتھ شمولیت کیلئے۔ وہاں کے لوکل جو کمانڈرز اُن کے ذریعے یہ 1947ء قراردادوں کی شکل میں ہم جاتے ہیں United Nations میں۔ وہاں جو اہر لعل نہر و خود تسلیم کرتے ہیں کہ کشمیریوں کی حق خود ارادیت اور یہاں ہو گاریفرنڈم جہاں کشمیری جانا چاہیں وہاں شامل ہو جائیں اُس ملک کے ساتھ یا نہیں جانا چاہیں وہ آزاد ہیں۔ جس کی 1948ء کی کشمیری کی قرارداد سے لیکر آج تک اُس پر عمل نہیں ہوتا ہے۔ وہ ایک کہانی کا رُخ ہے۔ بقی میں وقفہ آ جاتا ہے۔ ہندوستان، چانٹا کے ساتھ اپنے بارڈروں کے تنازعات حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کمیونٹ چانٹا اُس وقت ہوتا ہے۔ اور بھی تک وہ سپر پاور بھی نہیں بنانے انہوں نے ایٹھی دھماکہ کیا ہوتا ہے۔ تو NEFA campaign ہوتی ہے، لداخ اور اوپر، اُس سے چلے جائیں آپ نیپال کی طرف ان علاقوں میں۔ اُس میں ہندوستانی فوج کو پسپائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی اثناء میں پاکستان ہندوستان پر حملہ نہیں کرتا ہے، اس وقت بھی حملہ نہیں کرتا کیونکہ وہ 1948ء کی قرارداد کے تحت چاہتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل ہو۔ یہ وقت گزر جاتا ہے۔ حکمران تبدیل ہوتے رہتے ہیں پاکستان میں اور بہت زیادہ وزیراعظم تبدیل ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہندوستانی سیاستدانوں کو کہنا پڑتا ہے ”کہ جی ہندوستان کا جو وزیراعظم ہے اُسکی اُتنی دھوٹیاں تبدیل نہیں ہوتیں جتنے وزیراعظم پاکستان کے تبدیل ہوتے ہیں۔ یہ ان دنوں کی، اُدواروں کی باتیں ہیں۔ ایوب خان take over کرتے ہیں اسکندر مرزا کو ہٹا کر، امریکہ کے ہم دوست بن جاتے ہیں۔ امریکہ خوب آپ کو Saber-jet بھی دے دیتا ہے، پیٹرین ٹینکیں بھی دیتا ہے۔ آپ کی فوج کو ہمت میں لاتا ہے، اسلحہ اور بارود کے حوالے سے آپ بغداد پیکٹ کے بھی ممبر ہیں۔ اور آپ سینٹو کے بھی۔ بغداد پیکٹ، یہ سارے امریکہ کے created تھے پیکٹس، کیونزم کے خلاف، اُسکی وجہ سے آپ کو یہ اسلحہ اور بارود ملتا ہے۔ اور اسی اثناء میں پھر ہماری situation پھر کشمیریوں کی بنتی ہے۔ آپ پیش جبرا لڑکو شروع ہوتا ہے کشمیر میں، 1965ء میں۔ اور کافی،

سرینگر تک ہم حق نور کا روڈ ہم کو نظر آ رہا ہوتا ہے اُسکو capture اگر ہو جاتا تو سرینگر کٹ جاتا۔ لیکن ہم لوگوں کی تاریخ بڑی ظالم ہے۔ ہمارے جو اس وقت جزل اختر حسین ملک تھے، اُسکو انہیں دنوں میں ہشادیا جاتا ہے۔ کیم، دسمبر کو انکو ہشادیا جاتا ہے جو کامیابی کی طرف گامزن ہوتے ہیں جزل بیگی خان کو تھج دیتا ہے، دو، تین دن وہ لگاتے ہیں۔ رکھی کرنے کی اُسیں ہندوستانی فوج regroup کر جاتی ہے۔ اسی اثناء میں اپنا pressure release کرنے کیلئے لاہور پر ہندوستان حملہ کرتا ہے، 6 ستمبر 1965ء میں۔ میں اُس وقت اتنچ ای سن کالج میں پڑھتا تھا میر طارق مگسی اور میں کلاس فیلو تھے۔ ۶ تاریخ کو ہم اتنچ ای سن کالج میں بیٹھے ہوئے تھے، جو مال روڈ پر ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے جتنے day اسکا لرپچے اُنکے guardians آ رہے ہیں۔ والدین آ رہے ہیں۔ ہم نے سوچا کہ یہ سب ان کو لیے آ رہے ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں اور میر طارق چھوٹے بچے تھے۔ ہم لوگوں نے کہا کہ یہ کیا ہو گیا؟ ہمیں بتایا گیا کہ کالج بند ہو گیا ہے، چھٹیاں ہو گئی ہیں۔ ہمیں اس میں خوشی تھی کہ چھٹیاں ہو گئی ہیں۔ ہم واپس گھر جائیں گے۔ کوئئے چلے جائیں گے۔ لیکن بعد میں پتہ چلتا ہے کہ جنگ شروع ہو گئی ہے۔ وہ بھی سترہ دن جنگ ہوتی ہے ہم نہ کشمیر لے سکتے ہیں اور نہ وہ لاہور جیم خانہ میں رنگ رنگیاں مناسکتے ہیں ہندوستانی۔ کہ انکا پلان یہ تھا ”کہ 6 تاریخ کو ہم جب attack کریں گے۔“ 6 تاریخ کی شام کو ہمارا جیم خانہ لاہور میں کامیابی کے ساتھ بہت بڑا get-together ہو گا، کیونکہ ہم لاہور پر قابض ہوں گے۔“ وہ دو روز رجاتا ہے۔ ہندو یہ سوچتا ہے، ہندوستان یہ سوچتا ہے ”کہ ان مسلمانوں سے کیسے ہم کریں“۔ کیونکہ ذہنی طور پر تو انہوں نے ہمیں تسلیم تو نہیں کیا ہوا تھا۔ آج تک انہوں نے ہمیں تسلیم نہیں کیا ہے۔ ”کہ ان کا کیا علاج ہے؟“ تو ان کا ایک diplomat ہوتا ہے ”ڈی پی ڈھر“۔ کچھ عرصہ پہلے وہ آنجمانی ہو گیا ہے۔ اُسکو especially اپنی بھیجا جاتا ہے۔ ”کہ اپنی سے مسلمانوں کی فراغت کیسے حاصل کی تھی Roman Catholic Christians نے“۔ باقاعدہ وہ study کرتا ہے۔ اُدھرا پناہوم ورک کر کے پیپر تیار کرتا ہے۔ اور اندر اگاندھی کی حکومت کو آ کے تیار کرتا ہے۔ اور تاریخ ہماری بھی کروٹ بدلتا ہے۔ ہمارے پہلے ایک 1970ء کے بالغ رائے دہی پر ہوتے ہیں۔ ایکشن ہوتے ہیں، ایکشن سے ڈیڑھ مہینے پہلے ایک cyclone (طوفان) آتا ہے مشرقی پاکستان میں موجودہ بنگلہ دیش۔ ڈیڑھ لاکھ ایکشن سے زیادہ لوگ اُسیں مر جاتے ہیں۔ انٹیشنس ایجنسیاں آتی ہیں وہاں مدد کرنے کیلئے، ریلیف۔ اُس میں بہت سے ایجنسیں آ جاتے ہیں۔ اور DP کا جو پروگرام ہے اُس پر عمل پیرا ہونا شروع ہو جاتا ہے وہاں ایکشن ہوتے ہیں دسمبر 1970ء میں ایکشن میں عوامی لیگ شیخ مجیب الرحمن جیت کر آتا ہے۔ اور ذوالقدر علی بھٹو کی پیپلز پارٹی 117 سیٹوں سے 81 سیٹیں لیکر آتی ہے، مغربی پاکستان سپاہی اشماں میں رسمی کشی شروع ہو جاتی ہے۔ بہت سے الزامات لگتے ہیں

”کہ تم اُدھر ہم ادھر“۔ یہ بہت سی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ یہ وقت گز رجاتا ہے اسی اتنا میں فوجی ایکشن شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مکتبی بانی ہندوستان کی شکل میں آپ کے اندر گوریلا جنگ شروع کر جکی ہوتی ہے۔ شیخ مجیب الرحمن کو گرفتار کر کے مغربی پاکستان لاتا ہے ان کی دوسرے لیڈر کو بھی عوامی لیگ، جمہوری لحاظ سے وہ ایکشن جیت جاتے ہیں۔ لیکن hand-over نہیں ہوتا ہے۔ اُس کا پھر سانحنجا کے دسمبر 1971ء میں آپ کے سامنے ہوتا ہے۔ وہاں ہمارے ساتھ tragedy یہ ہوتی ہے کہ بنگلہ دیش کے جو عوام ہیں انکی اکثریت عوامی لیگ کا ساتھ دے رہی ہوتی ہے۔ جہاں عوام ساتھ نہیں دیں حکمرانوں کا پھر یہی ہوتا ہے۔ اچھا! نوے ہزار قیدی بننے ہیں، ان میں سے فوجی بھی ساٹھ ہزار کے قریب ہوتے ہیں۔ تین ہزار سو لیبین بھی قیدی بن جاتے ہیں۔ تین چار سال کے بعد وہ recover ہوتے ہیں۔ ذوالقدر علی بھٹوانی ڈپو میسی کے ذریعے انکو واپس لاتے ہیں۔ انکا اقتدار شروع ہوا ہے۔ پھر اونچ تج آپ کے سامنے ہے۔ اس وقت تک اکثر ہمارے یہ دوست بالغ ہو چکے ہوئے تھے، اندر وہی خانہ ہمارے ہاں مسئلے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی بلوچستان میں نیپ کی گورنمنٹ بنتی ہے اُسکو ہٹادیا جاتا ہے۔ جمیعت کی گورنمنٹ کو ہٹادیا جاتا ہے۔ ہمارے دوستوں کو پہاڑوں پر جانا پڑتا ہے۔ وہ ایک علیحدہ ایک کہانی ہے۔ ان سب تاریخی حوالوں سے میں مختصر کر رہا ہوں بہت سی چیزیں میں نیچے دست رکھتا ہوں کہ ضرورت نہیں ہے ان کو ذکر کرنے کی۔ موجودہ ادوار پر آتے ہیں۔ یہ تیسرا جzel ایکشن ہے کہ آپ کی جمہوریت چل پڑی ہے۔ پسند آئے یا نہ آئے لیکن اس جمہوریت کے ذریعے ہی آپ بالغ ہو۔ اس وقت بھی جمہوری حکومت اقتدار میں ہے۔ اور جو PTI کی شکل میں BAP مع اپنے اتحادیوں کے بلوچستان کی شکل میں۔ یہ حالات پیدا ہوتے جاتے ہیں جا کے terrorism، انتہاء پسندی، ستر ہزار سے زیادہ ہماری پاکستان کی casualties ہو جکی ہیں۔ میں افغان جنگ کا ذکر کرتا ہوں کہ اس کا follow-up-affect گول کر کے بیٹھا ہے۔ گلے میں ہمیں آیا ہوا ہے کلاشکوف کلچر اور ہیر و نکلچر۔ ان ادوار سے نکل کے ابھی ہم ان حالات میں ابھی سارا ملبہ ہمارے اوپر ہے۔ ہندوستان میں کوئی واقعہ ہوتا ہے، پاکستان ہے اُس میں ملوث ہے۔ اگر ان کو کوئی ڈکار آجائے اُس میں پاکستان ملوث ہے۔ کشمیر میں ابھی وہ کشمیریوں کا ڈرہی ختم ہو گیا ہے موت سے۔ یہ تو کشمیری وہ لوگ تھے جو بالکل جنگ کے مخالف تھے ابھی تو ان کو فکر ہی نہیں ہے کوئی مارے یا نہیں مارے۔ پچھلے دنوں دھماکہ ہوتا ہے اُس پر بالکل شیر ہو جاتے ہیں۔ ایکشن سیزن ہے اُن کا، ایکشن میں وہ رزلٹ لانا چاہتے ہیں۔ تین اسٹیٹ ہار چکا ہے بائی ایکشنز مودی، بی جے پی تین اسٹیٹ ہار چکی ہے۔ جہاں وقت پر ہو گا کہ پانچ سال پورے صوبائی ایکشن ہو گئے اُن میں ہار چکے ہیں۔ تو انہوں نے کوئی situation بنانی تھی انہوں نے بناؤ ای۔ ہماری

حکومت پاکستان نے جو کہا وزیر اعظم کے منہ سے کھلوا یا جس میں ہماری ٹوٹل افواج پاکستان back کر رہی ہیں آپ کے وزیر اعظم کو اس وقت پاکستانی قوم، پاکستانی حکمران، افواج پاکستان سب ایک page پر ہیں۔ یہ بہت بڑا فرق ہے۔ تو یہ ابھی ہندوستان ذہن میں نہیں ڈالے کہ وہ ہمیں بالکل حلولہ کر کے کھا جائیگا۔ ہم نیوکلیئر ہو چکے ہیں۔ اگر ان کے پاس capability ہے، تھتناں تک میزائل مارنے کی، تو ہمارے پاس بھی capability ہے آسام، کلکتہ، ان علاقوں تک نیوکلیئر میزائل مارنے کی۔ یہ بالکل ذہن نشین کر لیں۔ اور ابھی جو جنگ ہو گی وہ بہت خوفناک جنگ ہو گی اگر ہوتی ہے نیوکلیئر۔ ایک ارب بیس کروڑ کی آبادی ہے ہندوستان کی۔ جس میں اٹھارہ کروڑ سے زیادہ مسلمان ہیں۔ جو مسلمانوں کے ساتھ ادھر ہوتا ہے وہ سب کو انورونی پتہ ہے۔ یہ ہم دنیش کو اتنا خوش رکھتے ہیں، خیال کرتے ہیں، وہ اگر اس طرح رکھیں تو بڑی بات ہے۔ دنیش فکر نہیں کریں تمہارا کچھ نہیں ہم کریں گے۔ تو یہ situation ہے ہمارے بیس کروڑ لوگ ہیں۔ ہم متعدد ہیں افواج پاکستان، حکومت پاکستان، پاکستانی عوام، سب اکھٹے ہیں۔ ان حالات میں اگر ہندوستان یہ کرنا چاہتا ہے بلوجستان میں اور فارسی زبان میں عبدالخالق ہزارہ نے کہا کہ یہ خرمسٹی کی باتیں۔ اس طرح ملک نہیں چلے گا۔ ہم اتنے لاوارث بھی نہیں ہیں۔ امریکہ کے بغیر بھی ہم اپنے پاؤں پر ٹھہر ہو گئے ہیں۔ نیوکلیئر دھماکوں کے بعد انہوں نے ہماری aid بند کی۔ آج بھی ہماری aid بند ہے۔ اس کے زور پر ہم ٹھہر گئے۔ کچھ خیر خواہ دوست ہیں ہم فارن پالیسی کے تحت come-back آپ کے سامنے ہے آپ کی طرف اب ساتھ تعلقات آپ کے سامنے ہیں۔ طالبان کے ساتھ dialogue آپ کے سامنے ہے آپ کی طرف اب سعودیہ واپس آ رہا ہے امارات کی سالوں سے کوئی حکمران نہیں گیا تھا وہ واپس آ رہے ہیں۔ یہ حالات بہت اچھے ہیں۔ ایریان ہمارا ہمسایہ ہے۔ امریکہ پوری کوشش کریگا کہ ایریان اور پاکستان میں کھنقا ہو۔ وہ انشاء اللہ نہیں ہو گا۔ عبدالخالق ہزارہ! یا آپ کا فرض بتا ہے ہمارے اوپر بھی ایریان کے ساتھ کبھی کھنقا نہیں آئے۔ ہمارا ہمسایہ ملک ہے۔ وہ ہمیں خیال کرنا ہے۔ یہ پالیسیاں بنانی ہیں اسی ایوان میں پیش کرنی ہیں ساری۔ یہ سرسری ایک جائزہ آپ کے سامنے رکھا تھا۔ بہت سی چیزیں میں خود کر نہیں کرتا۔ تو ہم بلوجستان کے لوگ، پاکستان کے لوگ ہیں، ہم اپنے حکمران جو اس وقت ہیں، ہم سب اکھٹے ہیں۔ افواج پاکستان کی back پر ہیں۔ اور عوام بھی ہماری back پر ہیں۔ ایسے حالات میں ملک ناکام کبھی نہیں ہوتا، پاکستان زندہ باد۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جمالی صاحب۔ آپ نے بہت اچھی باتیں کہی ہیں، history سے لیکر present تک اور جتنے ہمارے معزز اراکین ہیں ان میں پارلیمانی لیڈر جو ہیں وہ دس منٹ بات کر سکتے ہیں۔ اور ساتھی پانچ منٹ بات کریں۔ جی عبدالواحد صدیقی صاحب۔

جناب عبدالواحد صدیقی: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ، لَمَّا تَمَّ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ - جناب اسپیکر صاحب! جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا یے عالم اس وقت امن کی طرف سفر کر رہا ہے۔ جو ہر انسان کی خواہش بھی اور ضرورت بھی ہے۔ لیکن ہمارا یہ ہمسایہ ملک جس کے ذہن پر ہمیشہ جنگی جنون سوار ہے، مختلف بہانے بناتے، جس نے اپنے ملک کو ترقی نہیں دی۔ اس وقت بھی میرے خیال میں دنیا میں سب سے زیادہ غربت کے نیچے زندگی گزارنے والے لوگ بھارت ہی میں ہیں۔ ان کو خیال کرنا چاہیے کہ اپنے ملک کے ان باشندوں کو جو تھڑے پر پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو ان اور پھر بوڑھے بن جاتے ہیں، مر جاتے ہیں۔ ان کا خیال رکھنا چاہیے۔ جہاں تک جنگ کی انکو جنون ہے۔ جنگ اتنا آسان نہیں کہ وہ ہمیں حلوہ سمجھ کے کھا جائیں۔ خیال کرنا چاہیے اور اس جنگ سے صرف برصغیر پاک و ہند کا خط نہیں پوری دنیا متاثر ہوگی۔ تو اس حوالے سے اگر وہ انتخابات جیتا چاہتے ہیں تو براہ کرم کردار کی بنیاد پر اپنے اس غریب انسانوں کو روزگار دیں۔ ان کی زندگی کو extend کریں۔ اس سے ان کو اقتدار مل جائیگی۔ لیکن یہ اوقجهے ہتھ ہٹھنڈے اُن کا ہمیشہ سے وظیرہ رہا ہے کہ وہ جب بھی مودی ایک جنوبی بندہ ہے۔ پہلی بار بھی اس نے جو انتخابات میں کھڑے ہوئے تھے، اس طرح کے مختلف حرbes استعمال کیے اور نسلی فسادات پیدا کر کے مسلمانوں کی جانبی اداؤں کو آگ لگا کے، ان کو شہید کر کے، تب ہی ان کو یہ اکثریت ملی ہے۔ اور جہاں تک اُس نے پانچ سال اقتدار میں گزارے ہیں۔ تب بھی اُس نے اپنے ان غرباء کو اور بھارت کو ترقی نہیں دی ہے۔ سوائے یہ کہ وہ صرف اس طرح کے حرbes استعمال کرتے ہیں۔ اور ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ اس وقت احمد اللہ صرف پاکستان کی مسلح افواج نہیں بلکہ پاکستان کے بائیکس کروڑ مسلمان اپنی فوج کے ساتھ ہیں۔ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اپنے اس وطن عزیز کا دفاع کریں گے۔ لہذا ہم بھر پور انداز میں اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔ اور ڈمن کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں اگرچاہے ہمارے سیاسی لاکھ احتلافات کیوں نہیں ہوں لیکن وطن عزیز کی حفاظت کیلئے ہم سب ایک ہیں ایک رہیں گے۔ اللہ ہماری نصرت اور مد فرمائے گا انشاء اللہ و تعالیٰ۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ صدیقی صاحب، جی جناب شام لعل صاحب۔

جناب ملکھی شام لعل: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! ہم بھارت کے جارحانہ اقدامات کی پر زور مدت کرتے ہیں بلکہ اس کو بتانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز رہے۔ ہماری بہادر فوج تمام جاریت کا جواب دیگی جس کا بھارت کو اندازہ نہیں ہوگا۔ جناب اسپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی اقلیتی برادری اپنی بہادر فوج کے ساتھ شانہ بٹانے ہوگی۔ اور اپنی عوام افواج پاکستان پر فخر کرتی ہے۔ پاکستانی فوج دنیا بھر کی بہترین فوج میں سے ایک ہے جس کو پورے پاکستان کے عوام کی حمایت حاصل ہے۔ بھارت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ کیونکہ اپنے غریب

عوام کو وہ مروانا چاہتے ہیں۔ ہم ہر موڑ پر، ہر جگہ پر اپنی فوج کے ساتھ شانہ بشانہ ہوں گے انشاء اللہ۔ بھارت کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ ہم اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ Thank you sir

جناب قائم مقام اپیکر: جی شکریہ شام لعل، عبدالخالق ہزارہ صاحب۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ ملکہ ثقافت، سیاحت: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَشَدِ الْجِنَّمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جناب اپیکر! 26 فروری کا واقعیتی طور پر مقابل نہ مت ہے۔ اس لیے کہ اس کی timings کو مدنظر رکھا جائے۔ اس کی timings کو اگر دیکھا جائے تو یقینی طور پر ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہندوستان کو اللہ تعالیٰ نے یا ہندوستانی عوام نے ایک ایسے ناعاقبت انڈیش لیڈر مہیا کیا ہے جو صرف اپنی ایکشن میں شکست سے دوچار جو ہو رہے ہیں۔ اس سے پہنچنے کے لئے قوموں کے بیچ میں، دو ممالک کو آپس میں تکڑاہ میں لائے یا confrontation میں لائے۔ تو یقینی طور پر ایسے لیڈر صاحبان جس کسی ملک کو ملے اس ملک کی تباہی یقینی طور پر سو فیصد آپ sure کر لیں کہ وہ خود اپنے پاؤں پر کھاڑی مار رہے ہیں۔ اور خود اپنی تباہی کا بہانہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ اس لیے ہم یہ کہتے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ انڈیا اس سے پہلے بھی ایک آزاد اور خود مختار ملک پر آپ رات کی تاریکی میں جس طرح سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور بہانہ بھی پلوامہ incident کو آپ ٹھہراتے ہیں۔ یقینی طور پر آپ کے اندر بہت ساری خامیاں بھی موجود ہیں۔

آج کی دنیا خصوصاً regional-basis پر یا international بینیادوں پر اگر دیکھا جائے، دنیا ایک اقتصادی ترقی کی طرف جا رہی ہے۔ دنیا جو اپنی differences ختم کرنے کی طرف جا رہی ہے۔ دنیا جو اپنی بارڈر کے conflicts ہیں اس کو ختم کرنے کی طرف جا رہی ہے۔ تاکہ اقتصادی طور پر وہ ساری دنیا میں جس طرح اپنے آپ کو باشوار سمجھتے ہیں، اگر انڈین عوام سیکولر کی پاسداری چاہتے ہیں تو وہ کم از کم اپنے ان لیڈروں سے جان چھڑالیں۔ کیونکہ یہ لیڈر، یہ مودی جیسی سرکار یقینی طور پر اس خطے کو بتاہ و بر باد کرنے کے درپے ہے۔ اور یہ سمجھ رہے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ شاید مطلب ہم surprise ہیں گے چھبیس کو، جس طرح کا واقعہ ہوا ستائیں کو یعنی کل شام کو پھر انہوں نے، یعنی پاکستان ہمارے ملک کی آپ اس سے اندازہ لگالیں کہ انہوں نے کوئی ایکشن اس پر نہیں لیا۔ انہوں نے نہ مت کی اس واقعہ کی کہ ایک sovereign state کے اندر جس نامردی سے ڈراندازی کی ہے، یہ

قابل نہ مت ہے۔ عالمی برادری اس کا نوٹس لے۔ لیکن آج آپ ستم بالائے ستم آج آج ایک مرتبہ پھر انہوں نے مطلب ہمارے بارڈر پر، ہمارے بارڈر کے اندر ورنی حصے میں آکے جس طرح سے انہوں نے جو مبارمنٹ کی اور اس کا جواب جس طرح سے ہمارے پاک آرمی نے دیا۔ ہمارے جوانوں نے دیا۔ آج آپ انکا تماشہ ساری دنیا کے سامنے دیکھ رہے ہیں کہ اسکے پائلٹس، اسکے جہازوں کا کیا حال ہوا۔ اور انکو پوتہ چل گیا کہ یہ 1965ء نہیں، نہ یہ 1971ء ہے، نہ 1948ء ہے۔ اُن کو ابھی معلوم ہو چکا ہے۔ اس لیے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عالمی برادری، عالمی قوتیں، جہاں ہم ایک طرف سے دشمنگردی کی جس طرح جمالی صاحب نے کہا کہ ہم دشمنگردی کے سامنے سب سے زیادہ دنیا میں ہم نے قربانیاں دی ہیں۔ ہماری فوج نے دی ہیں۔ ہمارے عوام نے دی ہیں۔ ہم سب نے دی ہیں۔ لیکن کم از کم دنیا کو بھی یہ باور کرنا چاہیے کہ اس ملک نے جس طریقے سے دشمنگردوں کے سامنے سیسے پلاٹی دیوار بن کر انکے خلاف لڑ رہی ہے۔ تو کم از کم آج عالمی برادری کو اس کا نوٹس لینا چاہیے کہ اس ملک کو، اس خطے کو یقینی طور پر uncertainty کی طرف یجا یا جارہا ہے۔ یہ ملک انڈیا جو ہے اس خطے کو کوشش کی جا رہی ہے کہ اس خطے میں امن نہیں ہو۔ اس خطے کی ترقی نہیں ہو۔ اس خطے میں ان کے ہمسائے ممالک آپس میں تکڑاؤ میں رہیں۔ اور یہاں کے اقوام ہمیشہ کے لیے وہ ایک دوسرے کے ساتھ ایک تاریخی دشمنیاں اُن کے نیچے میں پیدا ہو جائیں۔ اس لیے میرا مطالبہ ہے۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اور انڈیا کی بھرپور نہ مت کرتا ہوں۔ اور عالمی قوتیں سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ آپ kindy انڈیا کی اس ہٹ دھرمی، اس جارحیت اور دراندازی کا مکمل نوٹس لے لیں۔ اور اُن کے خلاف کارروائی کی جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ عبدالحالق ہزارہ صاحب۔ سید احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ: شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! ازیر بحث قرارداد یقیناً آج کے حالات میں بہت اہمیت کی حامل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پلوامہ واقعہ کو بنیاد بنا کر انڈیا کی جارحیت پسند حکومت BJP کی اس وقت وہاں حکومت ہے اور وہ شروع دن سے ہی کا گنگریں کے بعد جب وہ قوت بن کر انڈیا میں سامنے آئی ہے، سیاسی طور پر تو انڈیا والوں کے لیے ہی وہ بہت خطر خاک ثابت ہوئی ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ صرف ایکشن جیتنے کے لیے مودی سرکار نے ایکشن جیتنے کے لیے جو ڈرامہ رچایا۔ اللہ نہ کرے کہ اس کے اثرات اس بر صغیر میں رہنے والے تمام اقوام کو ادا کرنے پڑیں جناب اسپیکر! دنیا میں اگر سات ارب انسان بستے ہیں تو اس میں سے تقریباً پونے دوارب اسی بر صغیر میں رہتے ہیں۔ تو جناب والا! پونے دوارب انسانوں کا ہمیں دونوں کو پاکستان کو بھی اور انڈیا کو بھی سوچنا چاہیے بلکہ میں انڈین حکوم کو اس سے آپ کے فلور سے دعوت دیتا ہوں جس طرح کہ عبدالحالق ہزارہ صاحب

فرما رہے تھے کہ وہ اس قسم کے حکمران جوان کے اپنے لیے خطرات کے باعث ہیں تو نہ صرف Indian territory کے لیے بلکہ وہاں بننے والے عوام کے لیے خطرات ثابت ہوتے جا رہے ہیں ان کو ہٹا کر کوئی باشمور انسان کوئی ایسے عقل مند آدمی، کوئی ایسے ان کو وہاں حکومت سونپی جائے جو اس پونے دوارب انسانوں کا خیال رکھیں جناب والا مودی صاحب کو ہمیشہ گجرات کے قصائی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ وہ اس لیے کہ وہاں جب وہ وزیر اعلیٰ تھے گجرات میں تو دو ہزار مسلمانوں کا اس نے قتل عام کیا۔ تو گجرات کے قصائی کو یہ حق نہیں دینا چاہیے ہم انسانوں کو کہ وہ اٹلڈیا اور پاکستان اور اس region میں رہنے والے دوسرے انسانوں کے ساتھ وہی حرث کریں جو اس نے گجرات کے مسلمانوں کے ساتھ کیا ہے جناب والا! میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ میں پاکستان نیشنل پارٹی کی جانب سے اس فلور پر یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ اگر انڈیا نے جنگ مسلط کی تو اس صورت میں پاکستان نیشنل پارٹی اپنی جانب سے پانچ ہزار رضا کاروں کا اعلان کرتی ہے کہ وہ فوج کے ساتھ شانہ بشانہ لڑیں گے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ 100 گاڑیوں کا اور یہ الفاظ ہی نہیں ہے ان پانچ ہزار میں میرے اپنے دو بیٹے بھی شامل ہوں گے انشاء اللہ۔ شکریہ جناب اپیکر۔

جناب قائم مقام اپیکر: شکریہ شاہ صاحب۔ جی میمن خان۔

جناب محمد میمن خان خلجمی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ آج جو قرارداد آئی ہے اس میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو افغانستان کے اندر بھارت نے ایمپیسیاں کھوئی ہوئی تھیں اور بلوچستان میں مداخلت کی۔ اور جتنے لوگ بلوچستان اور پاکستان کے اندر شہید ہوئے وہ بھی اس مودی سرکار کا بہت بڑا تھا اس میں لکھوش یہاں پکڑا گیا جس نے بلوچستان کے اندر، جس میں ہزاروں جانیں گئیں۔ اور اس کے بعد آج تک اس کو لوگ رہا ہے کہ ایکش وہ ہارنے لگا ہے تو وہ جو ہے پاکستان کے اوپر حملہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کو غلط فہمی ہے کہ پاکستان ایک مسلمان ملک ہے اور اسکو بدله لینے کا بدلہ لینا آتا ہے۔ اور انشاء اللہ ہم پوری قوم ہم اپوزیشن ہم گورنمنٹ ہم سارے ایک پلیٹ فارم پر ہیں۔ شانہ بشانہ اپنی قوم کے ساتھ کھڑے ہیں۔ یہ مودی سرکار یا انڈیا کی غلط فہمی ہے کہ پاکستان کو کچھ بھی کر سکے۔ تو انشاء اللہ کچھ بھی نہیں ہو گا اور ہم شانہ بشانہ کھڑے ہیں بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اپیکر: جی شکریہ میمن خان، اصغر خان ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بہت شکریہ جناب اپیکر! سب سے پہلے جو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے سب سے پہلے میں جو بھارت نے رات کے اندر ہیرے میں جاسوسی طیاروں میں ان کے طیاروں نے پاکستانوں کی حدود کی خلاف ورزی کی اور ان کو مار گرانے

پر اور دو پائلٹس کے گرفتار کرنے پر اپنے پاک فضائیہ اور پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! جب بھی انڈیا میں انتخابات سرپر ہوتے ہیں یا آتے ہیں تو کوئی نہ کوئی واقعہ سامنے آ جاتا ہے جس کا ملبہ پاکستان کے اور پر گراتے ہیں۔ جناب اسپیکر! اگر انڈین سرکار کو پانچ سال دینے کے بعد اگر وہ عوام کی خدمت نہیں کر سکتی اور وہ یہ ہتھکنڈے کے استعمال کر کے اس کی حرکتیں کر کے وہ عوام کی رائے لینا چاہتی ہے تو یہ آج کل برا مشکل ہے۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے ہندوستان کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ پہلے اپنی معیشت بہتر کریں آپ کے بچے ادھری فٹ پاٹھ پر پیدا ہوتے ہیں وہاں پلتے ہیں وہاں پڑھتے ہیں۔ بجائے یہ کہ آپ جنگ کریں۔ آپ ان کی خدمت کریں اپنے عوام کی۔ اور یہ ذہن سے نکال دیں کہ آپ جب آئے ہو ہندوستان کا یا افغانستان میں سفارتخانے ہیں، ان کی پاکستان کے اندر مداخلت تھی ہو رہی ہیں جس میں ان کو منہ کی کھانی پڑی۔ اُس سے کچھ نہیں ملا۔ آج کل یہ ایک نیا ڈرامہ شروع کر دیا ہے لائے آف کنٹرول پر یہ رات کی تاریکی میں چوروں کی طرح حملہ کرنا فضائی حملہ کرنا۔ زینی حملہ کرنا یہ انہوں نے شروع کر دیا ہے جس پر ان کو منہ کی کھانی پڑی۔ میں آپ کے توسط سے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں مودی سرکار کو کہ وہ ہوش کے ناخن لے۔ جنگ کے لیے ہم تیار ہیں جنگ کے لیے سیاسی جماعتیں بھی تیار ہیں اور پاکستان کے عوام بھی تیار ہیں ہمارے بچے، ہمارا مال و جان پاکستان پر قربان۔ اگر یہ ملک ہوگا تو ہم ہوں گے۔ اس page پر سوسائٹی والے، سوشن سوسائٹی والے میڈیا والے سیاست نام ایک page پر ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ اگر لڑائی کا شوق ہے تو آئیں بسم اللہ ہم لوگ تیار ہیں مسلمان بھی بھی موت سے نہیں ڈرتا۔ اور جہاد تو فرض ہے۔ ہم تو تیار بیٹھے ہوئے ہیں یہ چوروں کی طرح تمہارا رات کو حملہ کرنا چوروں کی طرح تمہارا ادھر آنا فضائی حدوں میں داخل ہونا۔ یہاں لیے دکھایا کہ یہ کس طرح کا آپ کا ملک ہے۔ پوری دنیا دیکھ رہی ہے ہندوستان کے کشمیر میں کیا حالات ہیں آپ کے کشمیر کے عوام وہ لوگ تھے جو مدن پسند تھے۔ آج کشمیری لوگ جہاد کرنے پر فخر کرتے ہیں اپنی جانیں قربانی کرنے پر فخر کرتے ہیں کشمیر میں یہاں کام ہو چکے ہیں کشمیر میں اس کو منہ کی کھانی پڑی ہے اور ابھی یہ پاکستان کے ساتھ جنگ لڑنا چاہتے ہیں آئیں ہم بالکل اس طرح اس جنگ کے لیے تیار ہیں پہلے ہمارے عوام ہو گئے پھر ہم لوگ ہوں گے اس کے بعد ہماری افواج ہوں گی۔ تو میں آپ کے توسط سے ہاؤس کے توسط سے مودی سرکار کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ ہوش کے ناخن لیں اور اگر آپ نے جنگ لڑنی ہے تو آئیں بسم اللہ ہم نے ویسے بھی سن 71، سن 65 کا جو ہم پر ایک وہ بھی ادھار چکانا ہے آپ کو آپ آئیں بسم اللہ۔ جو قرارداد پیش کی گئی ہے اس کی میں بھر پورا پتی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے اپنی قوم کی طرف سے بھر پور حمایت کرتا ہوں۔ شکر یہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جی شکریہ اصغر خان۔ حاجی نور محمد دمڑ۔

جناب نور محمد دمڑ (وزیر مکملہ پلک ہیئتھ انجینئرنگ اور واسا): آعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفَّارِ جِئْمٌ جِئْمٌ جِئْمٌ
 جناب اسپیکر! آج کی قرارداد کی تو میں بحثیت نور محمد ایم پی اے، اور اپنی پارٹی کی طرف سے ہم اس قرارداد کی بھرپور
 حمایت کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ انڈیا کی جو ہٹ دھرمی ہیں 26 تاریخ کو جو بارڈر پر واقع ہوا۔ ان کی ہم بھرپور
 مذمت کرتے ہیں اور افواج پاکستان کی جوابی کارروائی پر افواج پاکستان کو سرخ سلام پیش کرتے ہیں جناب اسپیکر!
 آج پھر ہماری افواج پاکستان کی طرف سے جو ہمارے دشمن انڈین فضائیہ کے بمبارہ ہماری حدود میں آئے تھے۔ ان
 کو گرانے پر پاک فوج کو میں داد دیتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں۔ جناب اسپیکر! انڈیا سے تو ہماری دشمنی پرانی چلی
 آ رہی ہے۔ کوئی آج کیئی بات نہیں ستر سالوں سے ہمارے اور انڈیا کی جنگ چلی آ رہی ہے۔ کشمیر پر انڈیا نے جو ظلم
 اور بربریت کی۔ کشمیر میں ہمارے نہیں مسلمانوں پر، بیناہ مسلمانوں پر آئے دن انڈیا کے ظلم اور بربریت ہو رہی
 ہے۔ ہم ان کی بھی آج اس ایوان کے توسط سے جو 70 سالوں سے کشمیر پر انکا ظلم اور بربریت ہو رہی ہے۔ ہم ان
 کی آج بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! انڈیا کشمیر کے معاملے میں وہ سطح پرنا کام ہوا، سفارتی سطح پر وہ
 نا کام ہوا، اخلاقی سطح پر وہ دنیا میں تنہا ہو گیا۔ وہ اس لیے ہٹ دھرمی پر اتر آئے۔ پھر ایک خاص موقع جوانڈیا میں
 ایکشن ہو رہے ہیں۔ مودی سرکار اپنے ایکشن جتوانے کے لیے اپنے عوام کے خون کی اپنے عوام کے سروں کی قربانی
 دے رہی ہے۔ انڈیا کے عوام سے میری یہ درخواست ہے کہ اس درندے کو جب وزیر اعلیٰ تھا اس نے دو ہزار
 مسلمانوں کو قتل کیا۔ اور آج پھر اپنی حکومت اور اپنی پارٹی کو اقتدار میں لانے کے لیے کردار تو ان کے ساتھ نہیں ہے
 اپنی پارٹی کو اقتدار میں لانے کے لیے وہ اپنے خلطے میں اپنے ملک میں جنگ مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ ان کی بیوقوفی
 ہے۔ اور اپنے انڈین عوام کے ساتھ ایک بے انصافی اور ظلم کر رہا ہے۔ جناب اسپیکر! میں اپنی افواج پاکستان کو ان
 کی صلاحیتوں پر ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان کے صبر اور حوصلے پر ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ
 جنہوں نے ہر محاذ پر انڈیا کے ساتھ مقبلہ کیا۔ ہر محاذ پر انڈیا کو شکست دی۔ سفارتی سطح پر ہر جگہ جا کر کے دلیل کے
 ساتھ اپنا موقف پیش کیا۔ جناب اسپیکر! کشمیر کے ساتھ انہی ظلم ہو رہا ہے۔ ستر سالوں سے کشمیر پر جو جنگ مسلط کی
 گئی ہے، کشمیر کے عوام کے ساتھ اور کشمیری مسلمان بھائیوں کے ساتھ، کشمیری عوام چاہتے ہیں پچانوے فیصلہ کشمیری
 عوام پاکستان کے ساتھ ہی رہنا چاہتے ہیں۔ تو اسکے باوجود بھی جتنا ظلم ان پر ہو رہا ہے، ہماری افواج نے جنگ اور
 جھگڑے سے کام نہیں لیا۔ ہماری افواج نے دلیل کے ساتھ اپنی جنگ جنتی ہے۔ آج جو مودی سرکار اس ہٹ دھرمی
 پر جو اتر آئی ہے، یہ ان کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جناب اسپیکر! میں اپنی افواج پاکستان کو یہ بات واضح طور پر

کہتے ہیں صرف دس لاکھ فوج نہیں، ہماری ملک کے جتنے بھی عوام ہیں وہ سارے فوجی ہیں۔ اپنے ملک کے دفاع کے لیے ہم مسلمان ہیں انشاء اللہ ہم کبھی شکست نہیں کھائیں گے۔ مودی سرکار کو اپنی فوج پر غرور ہے اور اپنی آبادی پر۔ میں تو کہتا ہوں کہ مسلمان بھائیوں کے لیے ایک دن یا ایک غیمت ہے ہمارے اوپر جہاد فرض ہے۔ اپنے ملک پر جب جنگ مسلط ہو جائے تو میرے خیال میں کوئی بھی ایسا مسلمان کوئی پاکستانی ایسے نہیں ہو گا کہ جو اپنے آپ کو قربان نہیں کرے۔ یا اپنی جان کو قربان نہیں کرے اپنے ماں کو قربان نہیں کرے یا اپنی قوم اور اولاد کو قربان نہیں کرے۔ کیونکہ یہ جنگ ہماری ممتنی نہیں ہم یہ شوق سے نہیں کر رہے ہیں یہ جنگ ہماری مجبوری ہے۔ یہ انڈیا، مودی سرکار بلکہ مودی سرکار نہیں انڈین ادارے، انڈین اسٹیٹ یہ خواہ مخواہ ہمیں مجبور کر رہے ہیں۔ انڈیا نے ہمارے ملک کے اندر جتنی مداخلت کی ہے۔ ہمارے ساتھ واضح ثبوت ہیں کبھوشن یاد یوکی صورت میں۔ لیکن اُسکے باوجود بھی ہم نے آج تک اس طرح کی کارروائی نہیں کی۔ عالمی عدالت میں ہم گئے۔ ہر عدالت میں ہم جا کے ہم نے انڈیا کو دبیل کے ساتھ شکست دی ہے۔ لیکن یہ ہماری ناکامی نہیں، یہ ہماری کامیابی ہے۔ دنیا کو ہم نے بتا دیا، دنیا کو معلوم ہو گیا کہ پاکستان ایک پُرانا ملک ہے۔ پاکستانی ادارے ہر قسم کی صلاحیت ہونے کے باوجود بھی آج تک کوئی اس طرح کی ہٹ دھرمی نہیں کی ہے۔ انڈین سرکار کی ہٹ دھرمی ابھی ساری دنیا کو واضح ہو گئی ہے۔ آج اس اجلاس کے توسط سے ہماری انڈین سرکار کو ایک پیغام ہے کہ یہ جنگ آپ نہیں ہم حیثیت گے۔ کیونکہ ہمارے بائیس کروڑ عوام ہماری فوج کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہمارا حقیقی اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ آپ کے بھگوان آپ کے کام نہیں آئیں گے۔ تو ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم اپنی افواج کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ جب بھی ان کو فوج کو ہماری ضرورت پڑی تو انشاء اللہ ہماری پوری پاکستانی سوسائٹی، چاہے اُس میں جو بھی ہو۔ ہم سارے پاکستان کی خاطر اور پاکستان کے اداروں کے ساتھ ہیں۔ اور افواج پاکستان کے ساتھ ہیں۔ اور انشاء اللہ وہ دن ڈور نہیں۔ اگر ہمیں آزمائش میں ڈالا گیا تو انشاء اللہ ہر پاکستانی اپنے سر پر کفن باندھ کر نکلے گا۔ اور اپنی فوج اور اپنے اداروں کے ساتھ شانہ بشانہ لڑیں گے۔ تو آج اس قرارداد کی پھر میں بھر پور حمایت کرتا ہوں۔ پاکستان زندہ باد، انڈیا مردہ باد۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ دمڑ صاحب۔ جی مسٹر دنیش کمار۔

جناب دنیش کمار (پارلیمانی سیکریٹری برائے محکمہ حج و اوقاف): بہت بہت شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں اپنی جانب سے، بلوچستان کی اقلیتی برادری کی جانب سے، بلوچستان کے 1 کروڑ 20 لاکھ عوام کی جانب سے اور خصوصی طور پر بلوچستان عوامی پارٹی کی جانب سے اس قرارداد کی بھر پور حمایت کرتا ہوں۔ اور مجھے یہ خوشی ہے کہ یہ

قرارداد ثابت کر گی انڈیا پر کہ بلوجستان کے عوام اپنی پاک فوج کے ساتھ ہیں، ان کے شانہ بشانہ ہیں۔ بلوجستان کے عوام سب سے پہلے فرنٹ لائن پر ہونگے۔ جناب اسپیکر! میں اپنی بہادر فوج کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ جس طرح سے ہماری پاک فوج نے صبر و تحمل سے کام لیا ہے۔ انہوں نے react کیا ہے، act نہیں کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہماری پاک فوج پُر امن ہے۔ وہ جنگ نہیں چاہتی۔ مگر مودی سرکار ایکشن جیتنے کیلئے مودی سرکار کو جنگ کا بہانہ چاہیے وہ ہم پر جنگ مسلط کرنا چاہ رہا ہے۔ جناب اسپیکر! میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی دھرتی ہماری ماں ہے۔ اگر کسی نے ہماری ماں کی طرف پُری نگاہ سے دیکھی تو ہم اُسکی آنکھیں پھوڑ دیں گے جناب اسپیکر! جنگ میں کسی کی جیت نہیں ہوتی ہے۔ یہ انسانیت کی ہار ہوتی ہے۔ یہ مودی کو سمجھنا چاہیے کہ وہ اپنی خواہش کیلئے ایکشن جیتنے کیلئے انسانیت کو مار رہا ہے۔ جناب اسپیکر! ہمیشہ ہماری پاک فوج نے جب بھی کہا ہم سے زیادہ ہشتنگر دی کا اور کون شکار ہیں۔ ہم نے 70 ہزار جانیں قربانی کی ہیں۔ دنیا کو دہشتنگر دی سے مچانے کیلئے ہماری پاک فوج نے، ہمارے عوام نے قربانیاں دی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ اتنی بھی کسی نے قربانی نہیں دی ہے جتنی پاکستان کے عوام اور پاکستان کی فوج نے دی ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ مت سمجھیں میں انڈیا کے حکمرانوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ساڑھے 6 لاکھ پاک فوج نہیں ہے، 22 کروڑ عوام فوج ہیں اگر انہوں نے جارحیت کی 22 کروڑ عوام اُنکے ساتھ لڑیں گے ان کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ پاکستان کی ایک پُر امن دھرتی ہے، پاکستان کی دھرتی صوفیاء کرام کی دھرتی ہے۔ پاکستان کی دھرتی شاہ عبدالطیف بھٹائی کی دھرتی ہے، پاکستان کی دھرتی حضرت داتا گنج بخش کی دھرتی ہے۔ پاکستان کی دھرتی سچل سرمست کی دھرتی ہے۔ پاکستان کی دھرتی بابا بحلے شاہ کی دھرتی ہے۔ اور پاکستان کی دھرتی ہے مارے دندن بابا گورو نانک صاحب کی دھرتی ہے۔ میرا ایمان ہے اس پر کوئی آنچ نہیں آسکتی۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) جناب اسپیکر! بھارت کو ہوش کے ناخن لینا چاہیے کیونکہ پتہ ہے کہ پاکستان ایک ایسی ملک ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہیر و شیما اور ناگا سا کی کا انجام ہمارے سامنے ہے۔ ہم پُر امن قوم ہیں، ہم اس چیز کو سمجھتے ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم جناب عمران خان نے بار بار انہیں کہا ہے کہ ہم جنگ نہیں چاہتے۔ مگر وہ ہم پر جنگ مسلط کرنا چاہ رہے ہیں۔ اور میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اگر جنگ مسلط کی گئی تو پاکستان کی 80 لاکھ اقلیت آبادی فرنٹ لائن پر ہوگی۔ جناب اسپیکر! میں آخر میں پورے پاکستان کے عوام کی جانب سے بھر پور مدد کرتا ہوں اگر انڈیا نے جارحیت کی تو اس کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ مسٹر دینش کمار۔ جی ملک نعیم خان بازی صاحب۔

ملک نعیم خان بازی (مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ ایکسائز و ٹکسیشن) شکریہ اسپیکر صاحب۔ بھارتی دراندازی کی

شدید نہ مرت کرتے ہیں۔ مادر وطن کی حفاظت کیلئے کسی قربانی سے دربغ نہیں کریں گے۔ بھارتی جنگی جنون کا منہ توڑ جواب دیں گے جواب دینے کیلئے پوری پاکستانی قوم افواج پاکستان کے شانہ بیشانہ کھڑی ہے۔ اور باقی حکومت سے مطالبہ ہے کہ خطے میں امن و امان کی بھالی اور بھارتی جارحیت کے خلاف عالمی سطح پر آواز بلند کریں۔ اور تمام اسلامی ممالک کو بھی موجودہ صورتحال سے آگاہ کریں۔

نہیں تیرا نشیں قصر سلطانی کی گنبد پر

تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کے چٹانوں پر

ہم اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔ جی ٹائش جانسن۔

جناب ٹائش جانسن: جناب اسپیکر! پاکستان میں بننے والی تمام اقلیتیں اس قرارداد کی حمایت کرتی ہیں۔ اور بھارت کے جنگی جنون کو گزشتہ کئی سالوں سے ہم دیکھتے ہیں کہ دراندازی جو ہوتی ہے بار ڈر ز پر۔ ہماری افواج نے بہت برداشت کیا ہے۔ ابھی بھی صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ لیکن صبر کا ایک وقت ہوتا ہے۔ بھارت کے عوام اور پاکستان کے عوام آپس میں اچھے تعلقات چاہتے ہیں اور لڑائی نہیں کرنا چاہتے۔ ایک دوسرے کے ساتھ اچھی تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ اور خصوصی طور پر عوام چاہتے ہیں کہ ان کے مسائل حل ہوں۔ نہ کہ جنگ کسی مسئلے کا حل ہے۔ جنگوں نے کسی کو کچھ نہیں دیا ہے۔ جو پاکستانی قیادت اس وقت سوچ رکھتی ہے۔ اور بھارتی قیادت کو بھی سوچنا چاہیے کہ ایکشن کچھ وقت کیلئے ہوتے ہیں۔ اقتدار کچھ وقت کیلئے ہوتا ہے۔ لوگوں کی لاشوں کے اُو پر سیاست نہیں کی جاتی۔ اقتدار حاصل کرنے کیلئے ملکوں کو جنگوں میں دھکیلائیں جاتا۔ ہمارے ہمارے ملک نے گزشتہ کئی سالوں سے جنگ ہے۔ لیکن جنگوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تمام لوگ مسیح قوم نے ہمیشہ پاکستان کے تمام جتنی بھی جنگیں ہوئی ہیں ان میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور تمام اقلیتیں فرنٹ لائن پر پاکستانی افواج کے ساتھ ہیں اور پوری قوم ایک ساتھ ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ ٹائش۔ جی ملک سکندر صاحب۔

ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قايد حزب اختلاف): بہت شکریہ جناب اسپیکر۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَثْيَطِنَ الرَّجِيمِ، ظَسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ آج یہ مدتی قرارداد اس ہاؤس میں پیش ہوئی، یہ صرف اس اسمبلی کے ممبران کی رائے نہیں ہوگی۔ یہ رائے بلوچستان کے ایک کروڑ 23 لاکھ عوام کی ہوگی۔ کیونکہ یہ انتہائی معترہ ہاؤس بلوچستان کے تمام باشندوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ میں لیڈر آف ہاؤس کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے حالات کی زناکت کے پیش نظر

اس اجلاس کو call کرنے کیلئے اقدام کیا۔ اور اپنے تمام ساتھیوں کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اس اہم issue پر positive sense میں حب الوطنی کا ثبوت دیتے ہوئے، اس جارحیت کی بھرپور مذمت کی ہے۔ جناب اسپیکر! بلوچستان اسمبلی کا یہ ہاؤس یا ہمارے دیگر پارلیمانی ادارے ذمہ دار بھی ہوتے ہیں اور وہاں discussion بھی با معنی ہونی چاہیے۔ یہاں کہا جاتا ہے کہ ایکشن لڑنے کیلئے یہ سارا کچھ ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر deeply دیکھا جائے تو دشمن، دشمن ہوتا ہے۔ آج کا دشمن نہیں ہے، 70 سالوں کا دشمن ہے۔ اور جب بھی اُسے موقع ملتا ہے وہ اپنی واردات کرتا ہے۔ پاکستان کے عوام کو تک کرنے کیلئے اُس نے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے۔ اسلئے میں یہ کہوں گا کہ اس دشمن سے معاملات کے سلسلے میں اس ہاؤس سے بھی انتہائی positive تجاویز جانی چاہیے۔ بلوچستان کا ایک پورا صوبہ ہے جو بیک آوازی کہتا ہے کہ انڈیا کی داراندازی ظلم ہے۔ بین الاقوامی اصولوں کی خلاف ورزی ہے Charter کی خلاف ورزی ہے اور ہمارے ساتھ پر درپے پاکستان میں داراندازی کرتا رہا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آج اس قرارداد کے حوالے سے سب سے پہلے OIC جس کے ہم ممبر ہیں، جس کی بہت سارے muslim countries ممبر ہیں اُس کے علاوہ بھی ممالک ممبر ہیں۔

(اذان۔ خاموشی)

تو جناب اسپیکر! میں عرض یہ کر رہا تھا یہ منصوبہ بندی 70 سالوں کی ہے۔ اس لیے اس ہاؤس کا، ہماری federation کے through، ہماری اپنی آواز کے through، اس ظلم کی نشاندہی ہونی چاہیے۔ اور ایک بین الاقوامی فورم پر یہ بات لائی جائے کہ اس قسم کی بدمعاشی یا اس قسم کا ظلم کیوں ہو رہا ہے؟ اسی طرح جناب اسپیکر! 1945 United Nation سے آج تک نہ تو کشمیر کے بارے میں کوئی بات کر سکا ہے نہ ان کی آہیں اور سکیاں سنی گئی ہیں، نہ ان کی لاشوں پر توجہ دی گئی ہے۔ نہ ان عظیم ماؤں کی عصموں کا خیال رکھا گیا ہے۔ جبکہ United Nation کا اپنا Resolution ہے کہ کشمیریوں کو اپنی رائے کا حق ہے کشمیری آزادی کے ساتھ جہاں جائیں۔ اگر یہ کوئی دوسرا ملک ہوتا جناب اسپیکر! تو وہ diplomacy کے ذریعے بین الاقوامی دنیا میں اپنی آواز پہنچانے کے لیے اپنے دفود ہر وقت مختلف ممالک بھیجنتا۔ اور انڈیا کے ایک ایک قدم کی، ایک ایک عمل کی ساری دنیا کے سامنے ہوتا۔ اور ایک ایک کشمیری کا خون ساری دنیا کے سامنے ہوتا اس لیے میں یہ کہتا ہوں کہ دو تین چیزیں تو ایسی ہیں کہ اس میں تو کوئی دوسری بات ہے نہیں کہ پاکستان کے تمام عوام وطن عزیز کے دفاع کے لیے اپنی فوج کے ساتھ شانہ بٹانے ساتھ ہیں۔ دوسری بات اُس میں کوئی نہیں ہے۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ India جنگ نہیں لڑنا چاہتا اس حقیقت کو بھی آپ سامنے رکھیں، انڈیا اپنی موت کو خود دعوت نہیں دینا چاہتا۔ پاکستان ایک ایسی ملک ہے۔ انڈیا کو

اس بات کا بخوبی علم ہے کہ اگر پاکستان قدم اٹھائے تو انڈیا صفحہ ہستی سے مٹ سکتا ہے۔ لیکن یہ جو کچھ بھی کر رہا ہے، ہماری مجبوریوں سے فائدہ اٹھا کر بلیک میلنگ کی پالیسی اختیار کیا ہوا ہے۔ اور ہر جگہ اس point کو ڈھونڈتا ہے جس سے پاکستان کے لوگ اضطراب کا شکار ہوں۔ جس سے پاکستان کے لوگ مشکلات کا شکار ہوں۔ economic کا جو پوری دنیا میں سلسلہ ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ انڈیا اس میں بھی رکاوٹ بناتا ہے۔ اور تو اور یہ جو کھینچنے کے اقدامات ہیں اس میں بھی انڈیا پاکستان کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں کی بات نہیں ہے، یہ 70 سالوں کی بات ہے۔ تو اس لیے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پار لیمان کو سوچنا چاہیے، فیڈریشن کی سطح پر پار لیمان کو سوچنا چاہیے۔ اور ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں ان اداروں کو اپنے اندر مضبوط ہونا چاہیے۔ جس ادارے کا جو فرض ہے وہ اس فرض کو نبھائیں۔ باقی اس کی پالیسی کی تائید میں چلیں، تب یہ مضبوط ملک ہوگا۔ ہماری خارجہ پالیسی اگر مضبوط ہوگی تو انڈیا کو ہر جگہ روکا جاسکتا ہے۔ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ انڈیا کو جنگ نہیں لڑنی ہے۔ انڈیا جنگ نہیں لڑتا لیکن اگر آپ کی خارجہ پالیسی مضبوط ہوگی تو اس کو ہر جگہ منہ کی کھانی پڑے گی۔ آپ کا اپنا resolution ہے، کشمیریوں کا resolution ہے، وہ ہم نہیں منو سکتے اقوام متحده سے۔ پھر اس اقوام متحده کا ہمارے ساتھ کیا تعلق رہ سکتا ہے؟ OIC میں ہم چیختے ہیں وہ ہماری بات نہیں ستتا۔ پھر یہ OIC کس مرض کی دوا ہے اور ہماری کب مدد کرے گی؟ اگر عدل کے ادارے ہیں، ان کو عدل کے اداروں پر انہی جگہوں تک ان کو confine کیا جائے تاکہ وہ عدل کریں۔ اگر سب لوگ آ کے غلط ملت ہوتے ہیں تو جو نقصان اس ملک کی تنظیم کو پہنچ رہا ہے جوانروں نی طور پر جو نقصان پہنچ رہا ہے اس سے انڈیا بھی فائدہ لینے کو کوشش کرتا ہے۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو آج کی دراندازی ہے، پلوامہ ہے، ممبئی کے حملے ہیں اور LOC پر بارہا دراندازی ہوئی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس ایک ایک point کو لیا جائے diplomacy کے ذریعے میں الاقوامی دنیا میں یہ آواز لے جائی جائے انڈیا جنگ کی position میں نہیں ہے اگر خدا نخواستہ اس کو بھی مرض لا لے ہے تو پاکستان کے عوام جس طرح سب ساتھیوں نے کہا کہ یہ میدان میں ہونے اور اپنی افواج کے ساتھ ہو نگے۔ اور اس وقت جمعیت علماء اسلام کے حوالے سے ہمارا ملین مارچ ہو رہا ہے۔ ہمارے جو مقرر وہاں بھی کہتے ہیں کہ یہ جولین مارچ ہے اگر انڈیا کی یہی صورت حال رہی تو یہ مارچ انڈیا کی طرف ہوگا انشاء اللہ اور ہم اپنی دھرتی کی حفاظت کے لیے جان بھی دیں گے۔ جناب اپیکر! آج کی اس قرارداد کے حوالے سے گو کہ اس سے related نہیں ہے ایک دخراش سانحہ ہے آپ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ میں مشکور ہوں چیف منستر صاحب کا انہوں نے notice بھی لیا ہے۔ جعفر آباد میں ہماری مرکزی کنسٹیٹویشن کے ایک ساتھی ہیں غلام رسول اہٹری صاحب، ان کی دس سالہ بھتیجی کو سفا کانہ، انتہائی بے دردی سے اغوا کرنے کے بعد قتل کیا۔ اس کا سترن سے جدا کیا۔

اور اُس کے ہاتھ بھی کاٹے ہیں۔ ابھی تک وہ culprits جو ہیں وہ arrest نہیں ہوئے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ ان مجرموں کو جتنا جلد ممکن ہو ان کو گرفتار کیا جائے۔ Thank you very much جناب اپسیکر۔

جناب قائم مقام اپسیکر: جی شکریہ ملک صاحب۔ یہ یقیناً ایک افسوسناک واقعہ ہے ان کو جلد گرفتار ہونا چاہیے۔ جی دس منٹ نماز کا وقفہ ہے اُس کے بعد پھر اجلاس شروع ہوگا۔

(نماز کے بعد اجلاس دوبارہ زیر صدارت جناب قائم مقام اپسیکر شروع ہوا)

جناب قائم مقام اپسیکر: السلام علیکم! Order in the House. مذمتی قرارداد کے حوالے سے اگر کوئی معزز رکن speech کرنا چاہے۔ جی میڈم لیلیٰ ترین صاحبہ۔

محترمہ لیلیٰ ترین: جناب اپسیکر! میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتی ہوں۔ اور اپنی پاک فوج کو خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔ بلوچستان کی تمام مائیں، یعنیں اپنی پاک فوج کے ساتھ ہیں۔ ہماری پاک فوج انڈیا کے ناپاک عزم کو خاک میں ملا دے گی۔ وطن کی حفاظت کیلئے ضرورت پڑی تو ہم اپنے خون کا نذرانہ دیں گے۔ شکریہ جناب اپسیکر۔

جناب قائم مقام اپسیکر: جی شکریہ میڈم۔ جی قائد ایوان صاحب۔

جامع کمال خان عالیانی (قائد ایوان): أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب اپسیکر!

آج کے دن اسمبلی نشست کو بلا نے کا خاص مقصد صرف ایک ہی ہے، کہ جہاں پورے پاکستان میں پاکستان کا ہر ایک نوجوان، بوڑھا، مرد، عورت، بچہ اور سرکاری جتنے بھی ادارے ہیں، ہم سب آج ملک میں ایک ایسی صورتحال میں ہیں جہاں ملک میں ایک تجھیتی کی ایک ایسی فضاء ہے جس کی مثال ہم نے شایدی ماضی کے چند سالوں میں بالکل نہیں دیکھی ہوگی۔ پاکستان ایک خود مختار ایک ذمہ دار ملک ہے۔ اور دنیا میں اُس کے میں الاقوامی تعلقات ہوں یا کسی صورت کی بھی تعلقات ہوں، وہ بخوبی ذمہ داری کے ساتھ انکو بھایا بھی ہے اور نبھانا جانتا بھی ہے۔ اور اس خود مختاری کے ساتھ ساتھ ہم ایک عسکری قوت بھی ہیں، جو اپنا دفاع کرنا بھی جانتے ہیں۔ ماضی میں ہم نے دیکھا کہ کسی نہ کسی حوالے سے چاہے وہ ہمارے international affairs ہوں یا دوسری چیزیں ہوں، پاکستان نے جہاں اپنا ایک اچھا مقام بنایا، وہاں ہندوستان میں ایک ایسے گروپ نے اسکو ہمیشہ اسکو resist کیا، جو یہ تسلیم نہیں کرنا چاہتا تھا کہ پاکستان خطے میں یا میں الاقوامی صورت میں اپنے تعلقات کہیں بھی بانا چاہے۔ چاہے وہ پاک چین دوستی ہو، چاہے وہ امریکہ کے ساتھ تعلق ہو، یورپ کے ساتھ ہو، میں ایسٹ کے ساتھ ہو۔ یہاں تک کہ افغانستان ہو یا ایران ہو، کوئی بھی ملک ہو۔ کسی نہ کسی حوالے سے ہم نے کوئی نہ کوئی controversies یعنی کہ

تازہ ضروری ڈیکھی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے کئی دفعوں چیزوں کو یہ بھی ہوتا ہوا دیکھا ہے کہ ہمارے بارڈرز پر خاص کر ہمارا جو الیٹرن بارڈر ہے، وہاں گاؤں پر، دیہا توں پر، شمول کشمیر یوں کے، کسی نہ کسی حوالے سے انہوں نے اپنی جارحیت کا مظاہرہ بھی بہت دفعہ کیا ہے۔ اور شاید اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ شاید پاکستان ان چیزوں کو برداشت کر رہا ہے یا اس میں پاکستان اپنی صلاحیت نہیں رکھتا کہ ان چیزوں کا جواب اُس پیانے پر دے۔ انڈیا نے آہستہ آہستہ اس چیز کو مزید غیر طریقہ کاریا غیر جانبدار طریقے سے استعمال کرنا شروع کیا۔ جناب اسیکر صاحب! آپ نے یہ دیکھا ہوگا کہ پاکستان کا سی پیک ایک ایسا منصوبہ تھا جس میں دُنیا میں ایک بہت بڑی بھل پچی۔ اور اس بھل کے نتیجے میں ہمارے پڑوئی ملک میں خاص کر economic relations کے حوالے سے ایک بڑی بھی چینی پائی گئی۔ اور پھر اس سی پیک کے حوالے سے دُنیا میں ایک واپسیا مچایا گیا کہ پاکستان، چین دوستی کے حوالے سے یہ خط destabilize ہوگا، عدم استحکام کا شکار ہوگا یہاں فلاں ہوگا یہاں یہ ہوگا۔ اور ہم نے ہم کو defend international level پر ان تمام چیزوں کو بہت مختلف پلیٹ فارمز پر face بھی کیا۔ اور اس کو بھی کیا۔ کہنے کا یہ مقصد ہے کہ جہاں ہمارے اقتصادی یا بین الاقوامی ملکوں کے ساتھ یا خطوں کے ساتھ تعلقات بہتر ہونے کی طرف جاتے ہیں۔ ہمارے پڑوئی ملک انڈیا کو یہ برداشت نہیں ہوتا اور خاص کر مودی سرکار گورنمنٹ جو باقاعدہ جس طرح بہت سارے میرے دوستوں نے یہاں بات کی کہ انکا ہمیشہ لیکشن mode کا کوئی نہ کوئی slogan ضرور رہا، چاہے وہ religious pattern پر ہوں یا انڈیا کے حوالے سے پاکستان کا تعلق ہو۔ یا اسی طرح کے کوئی نہ کوئی create issues ضرور کرتا ہے تاکہ آنے والے سیاسی پلیٹ فارمز پر اس پر gain کریں، لوگوں کا اعتماد حاصل کریں اور پھر ایک لیکشن میں، ایک اور حکومت میں سامنے آجائے۔ تو ہم نے یہ چیز دیکھی کہ خاص کر یہ پچھلے چھ مہینوں میں پاکستان کے تعلقات اپنے بھائی ممالک خاص کر سعودی عرب یہ اور UAE کے ساتھ بہت بہتر ہوئے ہیں۔ ہم نے حالیہ دنوں میں دیکھا کہ جو Crown-Prince UAE کے ہیں وہ پاکستان تشریف لائے۔ جناب عمران خان صاحب وزیر اعظم پاکستان UAE کے دورے پر گئے۔ اسی طرح ہم نے دیکھا کہ پاکستان کے وزیر اعظم سعودی عرب official-visit پر گئے۔ اور اسی طرح حالیہ دنوں میں میں نے دیکھا کہ سعودی Prince Suleman پاکستان بھی آئے۔ اور یہ دنوں visits بہت ضروری اس حوالے سے کہ ماضی میں جب بھی کوئی ایسا چھوٹا موٹا موقع ملا، انڈیا نے اُس موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور خاص کر ہمارے Gulf States کے اندر کوشش کی گئی کہ پاکستان کے تعلقات ان ممالک کے ساتھ خراب کئے جائیں۔ لیکن شاید وہ اس چیز سے بے خبر نہیں ہے کہ پاکستان اور گلف ممالک اور اپنے پڑوئی ملک جتنے دوسرے

ممالک ہیں ان کے ساتھ حکومتی تعلقات کے ساتھ ساتھ یہاں ہمارا اسلامی ایک بہت بڑا تعلق ہے۔ جو کہ ہر لحاظ سے بہت پختہ ہے چاہے وہ افغانستان کا ہو۔ چاہے وہ ایران کا ہو۔ چاہے وہ گلف ممالک کا ہو۔ یہاں کے لوگوں کے روابط، یہاں کے لوگوں کے تعلقات سیاسی حکومتوں سے بہت بڑھ کر کے ہیں۔ ٹھیک ہے ہو سکتا ہے کہ کسی نہ کسی ایک حکومت کے آنے کی وجہ سے اُن تعلقات میں تھوڑی دیر کے لیے کی بیشی ڈیکھی جاسکتی ہے لیکن ہم اجتماعی طور پر اور عموماً ایک long term process میں ان ممالک کے ساتھ تعلقات کبھی خراب نہیں دیکھ سکتے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ حالیہ جودواہم visits UAE اور سعودی عربیہ کے حوالے سے۔ اور پھر پاکستان نے جو سب سے بڑا ایک تعلق اور سب بڑا ایک کردار افغانستان کے حوالے سے شروع کیا ہے۔ یہ وہ عناصر ہیں جو شاید اس خطے میں انڈیا کو زیادہ suit نہیں کر رہے۔ اور وہ یہ دیکھنا پسند نہیں کر رہا ہے کہ پاکستان ایک ایسی situation میں نہ آ کے بیٹھ جائے جہاں وہ افغانستان کے معاملات کو بہتر انداز میں حل کرنے کے لیے role-play کرے۔ جہاں وہ قطر کے اندر حالات بہتر کرے۔ جہاں وہ ایران کے ساتھ ایک اچھے روابط پیدا کر سکے۔ یا جہاں وہ UAE یا سعودی عربیہ کے ساتھ اچھے تعلقات بنائے۔ تو یہ وہ عناصر ہیں، جب کسی بھی ملک کے سامنے آ جاتے ہیں۔ اور جہاں آپ کے interests میں کوئی ایسے اقدام کھڑے کریں جس سوچھے گا جس پر آپ کو شکر گیں کہ آپ جلد بازی میں یا frustration میں کوئی ایسے اقدام کھڑے کریں جس سے کم از کم لوگوں کی attention ادھر سے ادھر چلی جائے۔ اور ہم نے اس کی situation، یعنی کہ جس طرح ہم یہ تعلقات اور ان معاملات کو بہتر کرنے کی طرف آگے بڑھ رہے تھے تو کشمیر کے مسئلے میں ایک ہم نے بہت تیز طریقہ سے اُن کا ایک up-front جو ایک assesive یا defensive طریقے سے جو ایک attack ہے وہ ہم نے دیکھا۔ اور اُس کی frustration مزید جو بڑھتی گئی جس کو انٹرنسنل کمیونٹی نے بڑا condemn کیا۔ ہم نے حالیہ دو دن سے طریقہ دیکھا کہ با قاعدہ انڈیا نے اب اُس war کو یہ سمجھا ”کہ اب میں پاکستان کی طرف بھی جارحیت کی کوشش کروں“۔ اور وہ شاید یہ سوچ میں تھا کہ ماضی کی طرح اگر ہم نے کسی نہ کسی حوالے سے پاکستان کو condemn کرنے کی سوچ لی یا ہمیں یہ محسوس ہوا کہ west کے چند ممالک اگر ان کے ساتھ ہیں اور شاید پاکستان آج اس situation میں نہیں ہے financially طور پر اتنا مضبوط کہ پاکستان ایک بہت بڑا stance لے سکے اور شاید یہ چیزیں ہم ایک دفعہ کر گیں اور اس surgical strike کو بار بار کوشش کر گیں پاکستان کے دوسرے علاقوں میں بھی کرنے کی۔ لیکن آج ان چیزوں کو جب اُن کو جواب ملتا تو پاکستان نے اپنا ایک موقوف بڑے strong اندماز میں دُنیا کی کمیونٹی کو بھی دکھایا ہے۔ اور خاص کر انڈیا کو بھی۔ یہ

ملک ہر لحاظ سے قوت رکھتا ہے۔ اور پاکستان ایک بہت بڑا ذمہ دار ملک ہے۔ اور اس کا بڑا اکلیدی کردار رہا ہے اس region میں ایک سیاسی حوالے سے چیزوں کو balance رکھنے میں۔ یا الگ بات ہے کہ لوگ اس کا mis-use role، یا اس کے طریقہ کار کوشش کی پاکستان کو بدنام کرنے میں۔ لیکن اگر پاکستان کا role، پاکستان کے فوج کا role، پاکستان کے حکومتی پارٹیوں کا role اور خاص کراس ملک کے عوام کا role اگر منفی ہوتا تو آج اس خطے میں ہم بہت ساری چیزوں کو غلط طریقے سے دیکھ رہے ہوتے۔ ملک شام ہمارے سامنے ہے۔ اگر افغانستان کا ایک معاملہ چلا، عراق کا چلا اور اسی طرح بہت سارے ممالک ہیں، مصر میں ہم نے دیکھا کہ یہ وہ علاقے تھے جہاں کمزوریاں پائی گئیں ستم میں۔ اس کا عارضی طور پر فائدہ ضرور دیکھا گیا ہوگا۔ لیکن long-term situation میں ان ملکوں کی اور خراب ہوتی گئی۔ تو ہم نے اس ملک میں ایک stability کے ساتھ چیزوں کو آگے لیجانا ہوتا ہے۔ اور ایک بڑا responsible role-play کرنا ہوتا ہے۔ یہ ملک ہر چیز سے واقف ہے اور یہ صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اس قوم کے اندر بھی بڑی جرأت ہے۔ اس قوم کی افواج میں، اس قوم کے ایڈنفیشنس میں، law-enforcing agencies میں، پاکستان ایک ایسا ملک نہیں ہے جس کو بہت آسانی سے سمجھ کر handle کیا جائے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم شاید بہت offensive-mode میں اپنی پالیسی کو نہیں ڈال دیں۔ ہم پھر بھی کوشش کرتے ہیں کہ دُنیا میں شاید مسلمان state ہونے کی حیثیت سے بہت ساری ایسی حکومتوں کو یا بہت سارے ایسے ممالک کو شاید ایک ایسا reason مل سکے، وہ پاکستان کی وجہ سے مسلمان ہماری جو ایک پوری ساخت ہے، اُسکو بدنام کرے۔ یا اس ملک کو بدنام کرے۔ اور اس چیز کے حوالے سے یہ پچھلے، آج کے دن میں یہ جو ایک جواب پاکستان نے جو اندماز میں دیا ہے۔ کہ پاکستان کے اندر وہ capacity بھی ہے۔ اور الحمد للہ وہ جرأت بھی ہے۔ لیکن ہماری خاموشی کو، ہماری بُردباری کو اس sense میں نہیں لیا جائے کہ پاکستان شاید اپنا ایک response نہیں دے سکتا۔ ٹھیک ہے انڈیا اپنا ایک role دُنیا کی global-relationships میں رکھتا ہوگا۔ لیکن پاکستان ایک ایسا ملک ہے۔ جس کی strength، capacity کی ضرورت کسی نہ کسی حوالے سے کے لوگ واقف ہیں بلکہ مغربی ممالک بھی بہت واقف ہیں۔ اور اس کے role کی ضرورت کسی نہ کسی حوالے سے اس خطے میں stability کے لیے ہمیشہ ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج بلوچستان بھی اس چیز کی گواہی دے رہا ہے۔ بلوچستان کے لوگ بھی دے رہے ہیں۔ جس طرح کہ پورے ملک میں لوگ اس ملک کے دفاع کیلئے اور اس ملک کے جذبے کیلئے، اس ملک کی سلامتی کیلئے کھڑے ہیں۔ بلوچستان کے لوگ بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلوچستان بڑا پسمندہ علاقہ ہے۔ بلوچستان کے اندر بڑی غربت ہے۔ بلوچستان ایک بہت وسیع و عریض

علاقے کے لحاظ سے شاید آج بہت سارے ایسے بھی علاقے ہوں گے جن کو آج پوری دنیا میں یا پاکستان میں یا ان چیزوں کے حوالے سے پتہ بھی نہیں ہوگا۔ لیکن ان کے جذبات اپنی مٹی کے ساتھ، اپنے وطن کیساتھ، اپنے ملک کے ساتھ بہت پختہ ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے۔ اور آج کی اس قرارداد جو ہماری مشترکہ قرارداد ہے ساری پارٹیوں کی مشترکہ قرارداد ہے۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس ہاؤس کا پیغام بھی پورے ملک میں، پوری دنیا میں اسی حوالے سے جائیگی کہ بلوچستان کے حوالے سے جو بھی ایک پیغام ہے۔ وہ بڑا confident ہے۔ اور بڑے پختہ انداز میں ہے کہ ہم ہر اس چیز کی مدد کرتے ہیں جو اس ملک کی اس ملک کے نظام کی یا سوچ کے خلاف ہوگی۔ اور اس میں بلوچستان کے لوگ چاہے اُس میں ہر قسم کے لوگ ہیں۔ الحمد للہ اس صوبے کے اندر ہر قومیت اور ہر مذهب کے لوگ رہتے ہیں۔ آج ہماری اس اسمبلی سے جو ہماری اقیمتی برادری نے تقریر کی، یہ اُس بات کا ثبوت ہے کہ بلوچستان کے اندر اقیمتی برادریوں کا ایک بڑا role ہے جس طرح کہ انڈیا کے اندر بہت سارے مسلمان ہوں گے، وہ بھی اپنے ملک کیلئے کھڑے ہوں گے۔ الحمد للہ ہمیشہ ہمیں بھی بڑا خیر رہا ہے کہ اس ملک کے اندر minorities نے ایک بہت ثابت role-play کیا ہے۔ اور ایک پاکستانی ہونے کا ثبوت شاید ان سے بھی زیادہ دیا ہوگا۔ لہذا اس بات کو بڑے سنجیدہ طریقہ سے ہماری طرف سے بھی ایک پیغام جہاں جہاں جا رہا ہوگا کہ بلوچستان بھی الحمد للہ بڑا پُر عزم ہے۔ اور ہم ان چیزوں کو جس طرح پورے ملک کے لوگ، اسمبلیاں، ہمارا joint-session ہو رہا ہے۔ بلوچستان حکومت اور خاص کریہ پارلیمنٹ اس بات پر بڑا تفاوت رائے سے اپنی مدد پیش کرتی ہے ہم ہر فورم پر کریں گے۔ اسمبلی میں کریں گے اس اسمبلی کے باہر بھی کریں گے۔ جہاں جہاں ہماری بات ہوگی ہم انشاء اللہ ہر لحاظ سے اپنے ملک کو defend بھی کریں گے ایسے عزم کے خلاف ہمیشہ بات کرتے رہیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جام صاحب۔ اس سے قبل کہ مشترکہ مدتی قرارداد کی منظوری کیلئے ایوان کی رائے لی جائے میں بحثیت ایک محبت وطن اپنے تاثرات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان ایک ذمہ دار اور پُر امن ملک ہے۔ تا ہم بھارت کی حالیہ بزدلانہ اور غیر ذمہ دارانہ کارروائی میں پاکستان کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ نہ صرف بھارت کی ڈرانڈازی کو عالمی سطح پر اجاگر کرے بلکہ اپنے ملک، اپنے دفاع میں جوابی کارروائی کرے۔ امید ہے کہ امت مسلمہ کے ساتھ ساتھ دیگر عالمی برادری بھی بھارت کی اس امن قائم کارروائی پر نہ صرف مدد کرے گی بلکہ آئندہ اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لیے علاقے میں امن قائم کرنے میں اپنی ذمہ داری نبھائے گی۔ تا ہم دنیا میں امن کی جیت اور دشمنگردی کی ہار لیئنی ہوگی۔ اور میں معزز اراکین اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مختصر نوٹس پر یہاں آئے اور اجلاس میں شرکت کی اور قومی بیجنگتی

کا بھر پور شوت دیا۔

جناب قائم مقام اپسیکر: آیا مشترکہ مذمتی قرارداد کو منظور کی جائے؟ مشترکہ مذمتی قرارداد منظور ہوئی۔۔۔
(ڈیک بجائے گئے)

جناب قائم مقام اپسیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ، مورخہ ۱۷ مارچ 2019ء بوقت سہ پہر 03:00 بجے تک
کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 07:00 بجکر 30 منٹ پر انعقاد پذیر ہوا)

